خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 116

Track 1

Time 02:21

۱۔خیال کہا ں سے آتا ہے ؟

کائنات میں کوئی چیز نہ معنیٰ نہیں ہو تی کائنات میں کو ئی واہمہ کو ئی چیز
یہاںبے معنی نہیں ہو تی دو قسم کے معنی نکا لتے ہیں یا ا س خیال میں رحمان
سے متعلق معنی نکلیں گے یا اس خیال میں شیطان سے متعلق نکلیں گے کو ئی
علوم ہیں یہاں ایک شیطانی علوم ہیں ایک رحمانی علوم ہیں اور جتنے بھی
پیغمبر تشریف لا ئے اس دنیا میں پیغمبر ؑ انہوںنے ایک ہی بات کہ بھا ئی رحمانی
علوم سیکھو رحمانی علوم سیکھنے کے بعد ان پر عمل کرو تاکہ تم ان پر رحم
طریقت ہو جا ئو اوار شیطا نی علوم نہ سیکھو اور شیطانی علوم پر عمل بھی
نہ کرو ۔اس لئے کہ اگر تم نے شیطانی علوم پر عمل کیا تو شیطانی علوم سے
قریب ہوجا ئو گے ظا ہر ہے جو بندے شیطان سے قریب ہو جا ئے گا وہ رحمان
سے دور ہو جا ئے گا اور جو بندے رحمان سے قریب ہو گا وہ شیطان سے دور ہو
جا ئے گا تو یہ خوا ب خیال کی بات آپ نے کہی ہے اب اگر ایک انسان کے خیال
میں یہی ہے کہ پیسہ ... پیسہ ... پیسہ دولت ہر وقت ہے تو ظاہر ہے وہ خواب
میں بھی دو لت ہی دیکھے گا اور ایک آدمی کے ذہن میں پیغمبر کی تعلیمات اولیا
ء اللہ اللہ کی محبت اللہ کے رسول کی محبت وہ ہر وقت اسی خیال میں رہتا
ہے کہ اللہ کی محبت مجھ سے ہو جا ئے اللہ تعالیٰ کاقرب نصیب ہو جا ئے
حضور آقا ﷺ کی زیارت نصیب ہو جا ئے تو ظا ہر ہے وہ خیا لا ت جو ہے وہ
خواب میں بھی اس کے کام کر یں گے تو ظا ہر ہے اس خدو خال کو کہا جا تا ہے
کہ یہ شیطانی خیال ہے تو جس شیطانی خیال میں پڑے گے کیا تعمیر ہے کیا ہے
تو کوئی خیال بے معنی نہیں ہو تا یا تو اس میں شیطانیت ہو تی ہے یا اس میں
رحمانیت ہو تی ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 116

Track 2

Time 34:43

اگر مادی جسم کسی عضو سے محروم ہو جا ئے تو جسم مثالی پر کیا اثر مر تب ہو تا ہے ؟

بہت سارے لوگ ہر مجلس میں چو نکہ محض تشریف لا تے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ بھا ئی نے جو سوال کیا ہے جسم مثالی اور ما دی جسم میں کیا فر ق ہے بھئی پچھلی کئی بار یہ بات بتا چکے ہیں کہ مادی جسم کی کو ئی اپنی حقیقی حیثیت نہیں ہے ما دی جسم ایک اور جسم کے تابع ہے جب کہ وہ جسم اس مادی جسم کو کھلاتا رہتا ہے متحرک رکھت اہے اس جسم کے اندر حرکت ہو تی ہے اور جب وہ جسم ما دی جسم سے اپنا رشتہ توڑ لتیتا ہے تو ما دی جسم کی کو ئی بھی حرکت با قی نہیں رہتی اس میں روحانیت کا ایک اصول ہے اور ہر آدمی اس میں جو بھی جانتا ہے یا اس کو روحانی علوم سے کو ئی بھجی ملتی ہے تو وہ اس بات کو جناتا ہے کہ یہ مادین دنیا اور مادی دنیا میں تمام مادی اقسام انسان ہی نہیں اس سے ماہ مخلوق اس میں درخت ہوں حیوانات ہوں چار پیروں سے چلنے والے حیوانات ہوں اور دو پیروں اور دو پیروں سے چلنے والے پر ندے ہوں رینگنے والے جانور ہوں پیرو کے بل کھڑے ہو نے والے جا نور ہوں یا پیٹ کے بل چلنے والے جانور ہو ں تو یہ سب اقسام ہیں لیکن یہ جا نتے ہیں کہ یہ جتنے بھی اقسام ہیں ان کو کو ئی چلا رہا ہیکو ئی حر کت دے رہا ہے لیکن یہ حرکت مستقل نہیں ہے عارضی ہے تو جب کو ئی چلا نے والا اس مادی جسم کو حر کت نہیں دیتا تو یہ ما دی جسم فنا ہو جا تا ہے اس کے اوپر موت وارد ہو جا تی ہے اس کے اندر سے حر کا ت و سکنات اس طر ح ختم ہو جا تی ہے اگر یہ چا ہ یں بھی توحرکت نہیں کر سکتے تو اس کی مثال آپ دیکھتے ہیں کہ جب کو ئی بھی آدمی درخت پر ندپ چرندے مر جا تا ہے تو اس کی جسمانی حیثیت جو ہیوے ختم ہو جا تی ہے اور اس کی جسمانی حیثیت بر قرار نہیں رہتی تو کو ئی ایک واقع پو ری تا ریخ انسانی میں ایسا نہیں ہے کسی مر دے جسم نے مر دے جسم کسی کا بھی ہو چاہے حیوان کاہو چا ہے انسان کا ہو کسی مر دے جسم نے کو ئی حر کت نہیں ہو تی اور ایسی بھی تاریخ انسانی میں مثال نہیملتی کہ ایک درخت کو کاٹ دیا گیا اور سوکھ گیا یعنی کہ اس کی حیثیت ایک لاش میں ہو ئی تو اس سوکھے ہو ئے درخت میں سے کبھی کو کو ئی شاخ نہیںاان تمام مثالوں سے ان تمام مشا ہدات سے اور نور انسانی کی ان تمام تجر بات سے یہ بات باربار مانی پڑتی ہے کہ یہ مادی دنیا یہ مادی کسی دو سری ہستی کے حر کت دینے پر ہے اگر وہ حر کت نہ دے تو ان کی حیثیت بالکل ختم ہو جا تی ہے اس کی مثال آج کی سائنسی دور میں کیوں نہ آپ اس کو سمجھ سکتے ہیں ایک جانور کو ئی بھی خر گو ش ہو بلی ہو کو ئی بھی جب ہم اس کے اندر چا بی بھر تے ہیں تو وہ اچھلتا ہے بو لتا ہے اور جب اس کے اندر چا بی ختم ہو جا تی ہے تو اس کے اندر کو ئی حر کت نہیں رہے جا اور اگر اس کھلو نے کے اندر چا بی نکال لی جا ئے یا سلز نکال لئے جا ئیں تو اس سیل کے اندر بھی بر قی رو ہے اب اس کھلونے کی حیثیت ایک مر دے لاش ہے اس کی مصف اس کے علاوہ کچھ بھی

نہیں ہیکہ آپ اسے اٹھا کر باہر پھینک دیں تو جس طر ح ایک کھلونا بغیرچا بی
کے نہیں چلتا اور اگر اس کے اندر چا بی نہ ہو تو اس کی حیثیت ختم ہو جا تی
ہے اسی طر ح انسان کے اندر بھی ایک انر جی کام کر رہی ہے تو وہ انر جی
جس کو ہم جسم مثالی کہتے ہیں اب جسم مثالی کا مطلب یہ ہو اکہ ہمارا جو
جسم ہے مادی اس جسم کے بالکل مشا فق یعنی ہا تھ بھی ہو گا آنکھیں بھی
ہوں گی پیر بھی ایسے ہو نگے دماغ بھی ایسا ہو تا دل بھی ایسا ہو گا تو پو را
ایک جسم موجود ہے اور وہ جسم اس مادی جسم کو طاقت اورانر جی منتقل کر
تا رہتا ہےاور اس انر جی اور اس طاقت سے یہ ہمارا ما دی جسم سنتا بھی ہے
دیکھتا بھی ہے محسوس بھی کرتا ہے حر کت بھی کر تا ہے سو تا بھی ہے جا گتا
بھی ہے اور کھا تا بھی ہے پیتا بھی ہے ساتھ ساتھ ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ ہماری
مادی جو زندگی ہے اس میں ہم دو طر ح حر کت کر تے ہیں دو طر ح زندگی کے
تقاضے پو رے کر تے ہیں دو طر ح خون دوڑتے ہیں چلتے ہیں پھر تے ہیں تو یہ
ہماری زندگی کے دورخ ہیں جو ہمہ وقت ہمارے اندر کام کر تے رہتے ہیں ایک
رخ یہ ہے کہ ہم بیدار رہتے ہیں کھلی آنکھ سوچتے سمجھتے ہیں با ہو ش و
حواس عقل شعور کے ساتھ اس مادی جسم کے ساتھچلتے ہین پھر تے ہیں اور
ہمیاس مادی جسم کے احساسات سے پر اپنی زندگی گزارنی پڑتی ہے اگر کو
ئہی آدمی انجا نے میں بھی پیر کے انگو ٹھے میں سو ئی چوبو تو دماغ جلدی سے
محسوس کر تا ہے کہ کسی نے کو ئی چیز چبو ئی ہیں جب کہ دماغ اور نگو ٹھے
کا فا صلہ تقریباً پانچ یا چھ فٹ ہو تا ہے ےلیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے
اوپر ایسی صورت آتی ہے کہ ہمارا یہ جسم مواقل ہو جا تا ہے اس جسم کے اند
ر جو شعور کا م کر رہا ہے وہ اس کو اگر مارا پیٹا جا ئے تو تکلیف محسوس ہو
تی ہے جب وہ کسی آدمی سے ہا تھ ملا تا ہے حالا نکہ ما دی جسم کر نٹ پر پڑا
ہوا حصہ ہے کیوں کہ دو سرے غیر مر ی جسم سے ہا تھ ملا تا ہے گلے ملت اپنے
تو اس کی

Fleeing

وہی ہو تی ہے جو ماد ی جسم کی ہو تی ہے اسی صورت سے وہ معاورائی
جسم کو گو شت پو ست کے جسم کے الگ نکلتا ہے اور کچھ دہشت ناک پہلو اس
کے سامنے آجا تا ہے اگر کتے بھوکتے ہیں اگر وہ کمزور دل کا ہے تو اس کے دل
کی دھڑکنیں تیز ہو جا تی ہیں اور جسم پسینے سے شراب ہو جا تا ہے اور اس
دہشت ناکی میں اس کے مادی جسم پر اتنا دبا ئوپڑتا ہے کہ اس کی آنکھ کھل جا
تی ہے اور جب وہ بستر پر اٹھ کر بیٹھتا ہے تو اس کا دل دھک دھک کر تا ہے اور
اس کی جسم پسینے میں ہو تا ہےاس لئے ہماری زندگی اس مادی دنیا میں بھی
ایک اس طرح ہے کہ ہم مادی وجود کے ساتھ یہ فکر بڑھا کر ٹائم اسپیس میں
رہے اور دوسری اس طر ح کہ ہم مادی جسم کو چھوڑ کر ٹائم اسپیس سے
آزادہو جا ئیں ہر آدمی اپنی زندگی میں خواب ضرور دیکھتا ہے یہ الگ بات ہے

کہ یاد رہے نہ رہے لیکن ایسا ممکن نہیں ہو تا کہ کو ئی آدمی پیدا ہو ا ساٹھ
سال ستر سال میں اس کا ہو ااور ساٹھ اور ستر سال کی عمر میں اس نے کبھی
خواب نہ دیکھا ہو تو بہت سارے خواب آدمی کو نظر آتے ہیں خواب میں اڑ تا
بھی ہے ،خواب میں بھی پا نی بھی دیکھتا ہے خواب میں وہ اپنی عزیز رشتے
داروں سے ملتا بھی ہے ۔خواب میںوہ پریشان بھی ہو تا ہے توخواب میں وہ
خوش بھی ہو تا ہے اگر خواب میں متحرک حسن کسی با غ میں سے گزارے تو
اس باغ کی رو شنا ئی اس باغ کے اندر درخت اس باغ کے اندر پھول اور اس باغ
کے اندر پھولوں کی خوشبو اس کو خوش کر تی ہے اور اسی طر ح بائبان سے
گزارے تو وہاں کی دھو پ اس کو کرلگتی ہے تو وہ گر می محسوس کر تا ہےیاب
اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان جو ہے وہ مادی اعتبار سے تابع ہے کسی انر جی
کا کسی اگر کسی ما دی جسم میں انر جی اور طا قت ہے تو جسم متحرک ہے
اور اگر اس مادی جسم میں طا قت اورا نر جی نہیں ہے تو وہ جسم مخفی ہے
لا ش ہے

Dead Body

ہے وہ طاقت وہ انر جی جو اس مادی جسم کو حر کت دے رہی ہے یا چا بی بھر
ہ اس کو رو حا نی لوگ جسم مثالی کہتے ہیں جسم مثالی کے بغیر اس مادی
جسم میں کو ئی بھی شئے زندہ نہیں رہ سکتی جسم مثالی کے بغیر اس دنیا میں
کو ئی بھی بڑی سے بڑی اور چھو ٹی سے چھوٹی شئے حر کت ہے اس میںتو یہ
ثابت ہوا کہ جسم مثالی اہ ایسی شئے ہے اور ہمارا ما دی جسم کو ہے وہ
جسم مثالی ایک ریلی تحریک یا جسم مثالی کا ایک لباس ہے لوح و قلم میں جسم
مثالی کو روح کا لباس کہا ہے ۔جس طر ح ایک آدمی سو ٹ پہنتا ہے سوٹ جب
تک اس کے جسم پر ہے سوٹ کے اندر حرکت جسم کے تا بع ہے ایک آدمی کو آپ
کھڑا کر دیں اس کو آپ پو را سوٹ پہنا دیں اگر وہ آدمی کھڑا رہے گا تو سو ٹ
کے اندرحر کت اب وہ سوٹ کپڑے کا ہو پتے کا ہو کسی چیز کا بھی ہو سوٹ کی
اپنی ذاتی حر کت کو ئی نہیں ہے سو ٹ کی اپنی ذاتی حیثیت کو ئی نہیں جس
آدمی کے اوپر ؤپ نے سوٹ پہنا دیا ہے اگر وہ چلے گا تو سو ٹ بھی چلے گا ،اگر ہ
آدمی کھڑے ہو جا ئے گا تو سو ٹ بھی کھڑا ہو جا ئے گا،سو ٹ پہننے والاآدمی اگر
ہا تھ ہلا ئے گا تو سوٹ کی آستین ہلے گی اور اگر سوٹ پہنے والا آدمی آستین
نہیں ہلا ئے گا تو سو ٹ کی آستین نہیں ہلے گی تو ثابت ہو ا کہ لباس تا بع ہے
اس مادی جسم کے مادی جسم حر کت کر ے گا لبا س حر کت کر ے گا ہما دی
جسم میںحر کت نہیں ہو گی تو لباس میں بھی حر کت نہیں ہو گیاب ہم اس کو
دو سری بر ح اس طر ح بیان کر تے ہیں کہ ایک بہترین سوٹ پہنے کوٹ بھی ہے
پتلون بھی ہے ٹائی بھی ہے ٹوپی بی ہے اب سو ٹ کو بالکل اسی طر ح جس طر
ح ایک لیڈر آدمی ہو تا ہے چا ر پا ئی پر ڈال دیں بالکل اسی طرح جس طرح ایک
آدمی کھڑا ہوا ہو یا ہے ایک لباس پہنے ہو ئے ہو تا ہے تو اس کا لٹا کا دیں آپ

اس سے اگر ایک لاکھ مر تبہ بھی یہ کہیں گے کہ سوٹ کے اندر حرکت ہو تو
سوٹ کیت اندر حر کت نہیں ہو گی لیکن اپ جب اس جسم کو استعمال کر لیں
گے اور جسم کے اوپر لباس ڈال دیں گے اب آپ لا کھ مر تبہ اس کو ٹ سے یا اس
روح سے یہ کہیں کہ جب آدمی چلتا ہے تو اس کی ٹانگ ہلتی ہے اس کا لباس
نہیں ہلنا چا ہیے ایسا ممکن نہیں ہے جب آپ چلیں گے تو آپ کا پتلون کے ساتھ
پو رابیچ ہلے گا جب آپ چلیں گے تو آپ کے پو رے سوٹ کی حرکت آپ کے جسم
کے تا بع ہو کر حرکت کر ے گی۔مطلب یہ ہو اکہ لباس کی اگر جسم کے اوپر
لباس ہے تو اس کی حیثیت ہے اوراگر جسم کے اوپر کو ئی لباس نہیں ہے تو اس
کی کو ئی حیثیت نہیں ہے۔اسی طر ح اگرمادی جسم کو جسم مثالی نے سنبھا لا
ہوا ہے تو جسم کی حیثیت ہے اصل جو ہمارا جسم ہے اصل جو میں ہوں میں
سے مراد زید بقر جو بھی نام لے یہاں وہ مادی جسم ہے اصل ذید بقر جو بھی ہے
وہ جسم مثالی ہے یعنی روح ہےایک بھا ئی نے سوال کے ہے کہ جسم مثالی کے
تابع ہے ما دی جسم اوراس کی حیثیت ما دی لباس کی ہے اگر کسی آدمی کا ہا
تھ کٹ گیا اگر کسی آدمی ٹانگ ٹوٹ گئی تو جسم مثالی کی کیا حیثیت ہو گی کیا
جسم مثالی کا بھی ہا تھ ٹوٹ گیا سوال اگر آپ خود غو ر کر یں تو جواب آپ کو
مل جا ئیگا کو ئی مشکل نہیں ہے بات یہ ہے کہ جب ہمار ے سامنے یہ بات آگئی
مادی جسم لباس کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو ایک لباس ہے ہم اس لباس کی
آستین کاٹ کے پھینک دیتے ہیں اور ہمارے جسم کیا ہے ما دی جسم مو جو دہے
ہم اور کپڑے بنوا لیتے ہیں ایک مادی جسم ہے آپ اس کیوں کے جسم کو کو ئی
حصہ نہیں کا ٹا اس لئے جسم با لکل اسی طر ح اگر ما دی جسم کٹ جاتا ہے
کیوںن کہ مادی جسم کی حیثیت رو لباس ہے تو جسم مثالی میں کو ئی فر ق
نہیں ہو تا اب رہا یہ کہ بھئی ہاتھ کٹا ہوا کیوں رہا ہا تھ کٹا ہو ااس لئے رہتا
ہے کہ کو ئی لباس ہم بنا لیتے ہیں تو اس کی پھر اس کی حیثیت آہستہ آہستہ
ختم ہو تی چلی جا تی ہے یہی وجہ ہے جب کوئی آدمی مر جا تا ہے کو ئی جسم
مثالی اس کو زندہ نہیں کر تی حالانکہ ما دی جسم سے جسم لبا س جسم مثالی
کی قائم رہے آدمی مر ہی نہیں سکتا مر تا ہی آدمی جب ہے جب جسم مثالی یا
روح اس مادی جسم سے لیکن کچھ بندے اللہ کے زمین پر ایسے ہو تے ہیںاللہ
تعالیٰ اپنی نشا نیاں چا ہتے ہیں کہ اگر وہ جسم مثالی کا جو لباس ہے ذاتی
حقیقی وہ کن فارمولوں سے بنا ہے اگر اس سے وہ واقف ہوں تو جسم مثالی کو
اس بات پرمجبور کر سکتے ہیں کہ وہ دو بارہ کٹے ہو ئے ہاتھ کو اپنے جسم کے
ساتھ پٹی کر ے اور اسی ہا تھ سے کام لے تذکرہ تا ج الدین بابا نے حضور قلندر
بابااولیا ء نے حضر ت نانا تا ج نا گپو ری کی کرا مت لکھی ہے ایک لنگڑا تھا بہ
سخیوں سے چلتا تھا ٹانگ سوخی ہو ئی تھی وہ ناگ پو ر میں آکر پڑ گیا مہینے
گزر گئے کچھ بھی نہیں ہوا ایک دفعہ ناناتا ج الدین کا وہاں سے گزر ہوا تو اس
نے بڑے بڑے نام سنے ایسا کردیتے ہیں ویسا کر دیتے ہیں اللہ کے ایسے بندے ہو تے
ہیں جب جنہیں اللہ کے اختیارات اللہ کیا ایسے بندے ہو تے ہے اگر وہ اللہ کے

حضور دعا کر دیں قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ اسے پو را کردیتے ہیں اتنے دن پڑے
ہو ئیے ہو گئے کچھ بھی نہیں ہوا بڑی دھائی اس نے دی بہت اللہ تعالیٰ کو یہ
نشا نی دیکھا نی تھی کہ اللہ کے بندے ایسے ہو تے ہیں رات کو وہ سو گیا سونے
کے بعد اس نے خواب دیکھا کہ نا نا تا ج الدین کھڑے ہو ئے ہیں اور اس کو دانٹ
رہے ہیں اور ما رنے کے انداز میں جیسے بے ساخی اٹھا کر اس کو مارنے کی کو
شش کی اور یہ کہا کہ بھا گتا ہے نہیں بھا گتا تو اسی ڈر سے وہ خواب میں بھا
گتا ہے تو خواب نیں بھا گتے بھا گتے ایک جگہ گرا اورمعلوم ہوا کہ یہاں سے دور
جا کے با ت یہ ہے کہ جسم مثالی میں ایک صورت بد صورت تصویر بنا ئی اب وہ
لا پر واہی کی وجہ سے جس کا اکسرنٹ ہوا یا جس نے اکسرنٹ کیا اس کی لا پر
واہی کی وجہ سے اگر جسم مثالی کے لباس کی کو ئی آستین پھٹ گئی یا کٹ کے
گر گئی تو جسم مثالی کی اس میں کو ئی دلچسبی نہیں ہے کہ وہ کو کرا مت
ہو یا نہیں ہو یہی صورت حال ماں کے پیٹ میں بھی ہو سکتی ہے آپ نے دیکھا
ہو جب بچے کی پیدا ئش ہو تی ہے تو بہت سارے بچوں کی تو انگلی ہی نہیں ہو
تی کسی کا سر بڑا ہو تا ہے کسی کا چھوٹا ہو تا ہے کو ئی بچے پید اہو تے ہی
مر جا تے ہے کچھ بچے چھ مہینے کے چار مہینے کے ہو تے ہیں اس میں بھی ہا تھ
رہ جا تا ہے اس کی عمر اتنی تھی اللہ تعالیٰ جو بچے پیدا کر تا ہے حضور
قلندربابااولیا ء کے فر ما نے مطابق اسکے اندر جو انر جی ہو تی ہے اس کے اندر
جو کلو ریز ہو تی ہے اور اس کو صیحح طور پر استعمال کیا جا ئے تو اس کی
ذخیرہ پانچ ہزا ر سال تک پہنچتا ہے جو بھی صحت مندہوتے ہیں اس کو اللہ
تعالیٰ پا نچ ہزار سال کے ماہ سال کے دن میں راتوں میں جو کلو ریز خرچ ہو تی
ہے اس کا وسیلہ دے کر بھیجتے ہیں ہاب انسان خماں خاں کی پریشانیوں سے
خماں خاں کے وسوسوں سے مستقبل کے اندیشوں سے آپ نفرت حسد اور لا لچ
سے جب ان کلو ریز کو خرچ دیتا ہے تو پانچ ہزار سال میں کام آنے والی کلو ریز
کا ذخیرہ یہی صورت حال پیدا ئشی کمزور بچوں کی بھی ہے جب ماں کو
سکون نہیں ہو تاجب ماں کا ذہن ذہنی خلفشار میں مبتلا ہو تا ہے تو جس نے
بھی جس اعضاء سے جس میٹر سے وہ لباس اتارے کیوں کہ وہ میٹر ہی کمزور تو
ایک کمزور ماں باپ کی او؛اد اور ایک صحت مند ماں باپ کی اولادہم نے وہ
سوکھی جس میں دس بیماریاں لا ئق ہو ں ان کے بچے بھی ویسے ہی ہو تے ہیں
یہ جو ہے کہ صاحب قدرت نے پیداکر دی ما ر دیا اب یہ ہے کہ بچے کمزور پیدا
کر دیا یہ قدرت کے اوپر دوش آگیا قدرت کبھی نا مکمل کام نہیں کر سکتی بچے
بھئی کمزور یو ں ہو تے ہیں بچے کے ماں باپ کے جسم مثالی کو ما دی جسم کے
بنانے کا جو میٹر ہے وہ کمزو ر ہے اب اگر ماں کا خون کمزور ہو گا تو بچے
کمزور ماں کے پیٹ میں اگر بچے کو صیحح طورپر خون کی تر سیل نہیں ہو گی
تو بچہ کمزور ہو گاماں کو اگر ذیباطیس ہو گی تو بچے کو بھی ہو گی تو میرے
پاس پرانی بات یہ ہو تا ہے ابھی شا دی کا مسئلہ تھا جو لڑکا جس کی کا علاج
رہا تھا لڑکی کے والدین بھی آتے تھیاس لڑکے کو شگر تھی اب وہ شادی ہو گئی

شادی ہو نے کے بعد بچی پیدا ہو ئی دو مہینے تین مہینے میں بچے کی طبیعت
بالکل خراب جب خون ٹیسٹ کیا گیا تو اس بچی کو شگر آئی توصاف میٹل سے
بنتا ہے جو میٹل اس کو پرو گرام کیا جا تا ہےء اگر نوع انسانی کے اندر دہشت اور
احساسات ہو نگے تو بچی کی دہشت گر ہو گی کمزور پیدا ہو گی ہمیں نیب
دیکھا کے ایک بچے بیس دن کا ایک مہینے کا بچے جب میرے پاس لا یا گیا تو میں
اخبار پڑھ رہا تھا اخبار جیسے میں نے کھولا اخبار کھولنے کی بھی آواز ہو وتی ہے
تو اس اخبار سے بچے ایسا اچھلا خوف ذدہ ہو گیا اور ایسے بھی بچے ہیں ان کو
بری سے بری آواز سنادوان کو ڈر نہیں لگتا اب اس ساری تقریر کا حاصل یہ ہوا
کہ یہاں جتنی بھی عورتیں بیٹھی ہیں ہمارے ذاتی حیثیت کچھ نہیں ہے سب تا بع
ہے رو ح کے جب تک جسم مثالی ہمارے اندر ہے ہم بیٹھے بھی ہیں ہم سن بھی
رہے ہیں جسم مثالی سے مراد سب جسم مثالی ہی ہے ہم بیٹھے ہو ئے ہیں
سن رہے ہیں اور جب جسم مثالی نہیں ہو گا بیٹھے بھی ہو نگے تو لاش بیٹھے ہو
ئے ہو ں گے اپنی نسل کے تخفظ کے لئے اور اپنی نسل کے سکون کے لئے صحت کے
لئے تمام والدین پر فر ض عائد ہے کہ وہ اپنی اصلی جسم سے واقفیت حاصل کر
ے اگر وہ اپنی اصل سے واقفیت حاصل نہیں کر ے گا تو یہ پتا ہی نہیں چلے گا
بیماری کیا ہے یہ پتا ہی نہیں چلے گا کمزور ی کیا اہے اورتو سب سے پہلے جو
انعام اور اکرام اللہ کی طرف سے ملتا ہے وہ یہ ہے اس کے اوپر سے جب
وسوسوں کی اور وہ سکون سیآشنا ہو جا ئے اور اور پر سکون آدمی صحت ار
ذہنی خلفشار آدمی کے ذہن میں زمین آسمان کا فرق ہےہذہنی خلفشار والا
آدمی ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جا تا ہے تو وہ ایک بیماری سے نکلتا ہے
دو سری بیماری میں لگ جا تی ہے یعنی پر سکون آدمی ایک ایسا آدمی جس کو
اطمینان قلب حاصل ہے اس کی صحت زیادہ اچھی رہے گی ہمارے اوپر لازم ہے
کجس طر ح ہم اس مادی جسم کی دیکھ بھال کر تے ہیں ،جس طر ح ہم مادی
جسم کے لئے غذا فراہم کر تے ہیں جس طر ح ہم اس مادی جسم کے لئے لباس
گر می سردی کا انتخاب کرتے ہیں اسی طر ح ہمیں اپنے اصلی جسم سے بھی
واقف ہو نا چا ہیے اور اپنے جسم مثالی کو اہمیت دینی چا ہیے جس کو روح کہا
جا تا ہے ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 116

Track 3

Time 12:24

عقائد کا تعلق انسان کے جسم سے ہو تا ہے یا روح سے ؟

انسان کی زندگی کا جب مطا لعہ کیا جا تا ہے اور انسان خود اپنی زندگی کا مطا
لعہ کر تا ہے تو وہ خود شعور کے دائرے میں داخل ہو تا ہے تو لا ملا اس کے
سامنے یہ حقیقت آتی ہے کہ وہ محتاج ہر ہر قدم پر محتاج ہے ۔تو جب وہ اس
محتاج زندگی کو دیکھتا ہے تو اس محتا ج زندگی سے گزارتا ہے تو اسکے ذہن
میں یہ بات آتی ہے کہ کو ئی ہستی ایسی ہے کو ئی طا قت ایسی ہے کی جس
طا قت نے مجھے سنبھا لا ہو اہے اور جس طاقت کے آگے میں بے بس ہو اسی طا
قت کو تسلیم کر نا جو ہے اصل ہے۔اب ماحول کی کی بھی بات ہو تی ہے
ماحول میں اگر بت پرستی بے شمار معاورا ئی طا قتوں کے اوپر ہے اارتقاء او
روحانی صورت ہے یا عارضی یہ جا ننے پر مجبو ر ہیں اور سمجھنے پر مجبور ہیں
کہ جسم طا قت ہے کیوں کہ انسان مجبور ہے اور انسان کی بھا گ دوڑ ایسے
ہستی کے ہاتھ میں ہے جو نظر نہیں آتی اس لئے اس کو کسی ایک ہستی یقین
رکھنے پر مجبور ہے اور یہ یقین جوہے اس میں عقیدے میں ایک عقیدہ تو حید کا
ہے اور ایک عقیدہ شیطانیت کا اور ایک عقیدے میں یہ ہے کہ انسان بہت ساری
معاورائی کوقبول کر تا ہے جیسے ہندوں میں ہیں بے شمار طا قتیں کا لی ما ئی
ہنو ما ند فلاں دیوی یہ دیوی لاشمی تو یہ جو ہے بے شمار عقیدے ایک ہی ہے
لیکن اس عقیدے میں بے شمار طا قتیں زیر بحث آتی ہیں بعض ایسی ہیں کہ
انہو ں سب سے بڑا آقا آگ کو سمجھا ہوا ہے تو ان کاعقیدہ ہی یہ ہے کہ آگ نے
فا ئدہ پہنچا دیا اوریہ ہو گیا تو پتھر کے زمانے میں لوگ پتھروں کو اس لئے مانتے
تھے کہ اس میں قلم بھی ہے اسیمو جو دگی بھی ہے تو عقیدہ جو ہے وہ ایک
مجبوری ہے انسانی زندگی کی تو وہ عقیدہ ہی کیوں نہ ہو اآپ اس کا نام رکھ
دیں بھی ہے وہ بھی ایک عقیدہ ہے تو متوازن وہ ا لئے نہیں ہو تااس کے ذہن
میں یہ بات ہو تی ہے اور اس کے زندگی کے تجر بات ہو تے ہیںکہ میں جو کچھ
چا ہتا ہوں وہ نہیں ہو تا کبھی ایسا ہو تا ہے کہ میں اپنی پو ری کسی کا م کا
جب کو ئی نتیجہ نکالا اور کبھی ایسا ہو تا ہے کہ معلولی جدو جہد کے بعد اور
بعض اوقات نتیجہ سامنے بھی نہیں ہو تا اور بہت بڑا فا ئدہ ہو تا ہے ۔ تو عقیدہ
متبرک اس لئے ہو تا ہے کہ وہ بچپن سے ہی انسانی شعو رمیں داخل کر دیا جا
تا ہے۔مثلاً جب مسلمانوں میں جب بچہ پیدا ہو تا ہے تو اس کے کانوں میں آذا ن
دے دی جا تی ہیں اس پیدا ئش کے بعدشعور پر جب پہلا نقش ابھر تا ہے وہ اس
بات پر ابھر تا ہے کہ اللہ واحد ہے اللہ ہی خالق ہے اور اللہ نے ہی یہ سب کچھ
آپ کی زندگی میں دئے ہیں اور اللہ ہی آپ کی زندگی کو سنبھا لتا ہےاور جب
تک وہ اور جب تک وہ زندہ ررکھنا چا ہتا ہے آدمی زندہ رہتا ہے اور جب تک وہ
زندہ نہیں رکھنا چا ہتا تو آدمی مر جا تا ہے ہندو کے یہاں جب بچہ پیدا ہو تا ہے
تو وہ بھجن گاتے ہیں گھنٹیاں بجا تے ہیں اسی صورت سے کہ جب بچہ پیدا ہو تا
ہے تو وہ پا نی کا چھٹا دیتے ہیں جس ک تو یہ عقیدہ اس لئے مندرجہ ذیل نہیں
ہو تا کہ وہ بچپن کا پہلا نقش ہو تا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی

اپنی موجودگی کا جب آدمی مادری زبان بولتا ہیاور وہ با رہ تیرا چو دہ سال کا
ہو جا تا ہے اور ما دری زبان پو ر ی طرح سمجھتا ہے بو لتا ہے تو اسے آپ دنیا
کے کسی بھی تختے پر لیجا ئیں اور ما دری زبان کے ماحول سے بالکل الگ کر دیں
لیکن وہ مادری زبان کبھی نہیں بھولتا مادری زبان جو ہے وہ اس کو یاد رہتی ہے
اور وہ مادری زبان کو اسی طر ح بولتا ہے جس طر ح اگر کسی وجہ سے چند
الفا ظ اس کو نہ بھی آتے ہوں وہ بھول بھی گیاہو تو جیسے ہی اسے وہ ما دری
زبان کا ماحول ملے گا وپ چند دن میں بالکل اسی طرح مادری زبان بولے گا
جیسے پہلے بولتا تھا بچپن میں جو شعور واضع ہو جا تے ہیں یا شعور پر جو
نقوش بن جا تے ہیں تو وہ کیوں کہ انسان کی زندگی کی بنیاد ہی شعور ہے اس
لئے وہ نہیں بھو لتا اور اسی عقیدے کی بھی یہی صورت ہے اور عقیدے میں جو
کچھ ہو تا ہے اگر اس کے والدین کا شعور اور والدین کی روح اور والدین کی
عقیدہو تا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک ہندو بچہ ہندو بو لنا نہیں چھوڑتا ایک
مسلمان بچہ مسلمان جا ن کر مذہب نہیں چھو ڑ تا عقیدہ جو ہے وہ انسان کی
بنیادی کمزور ی ہے بنیا دی ضرورت ہے بغیر عقیدے کے کو ئی آدمی نہ زندہ رہ
سکتا ہے نہ عقیدہ شیطانی بھی ہو تا ہے ایک آدمی شیطانی عقیدے پر پیدا ہو تو
ظاہرہے اس کے ذہن میں اس کا عقیدہ ہی یہ بن گیا ہے کہ جب تک تخریب نہ
ہو جب تک لوگوںکو پر یشان نہ کیا جا ئے جب تک لوگوں کو ستا یا نہ جا ئے کو ئی
را ستہ نکا لے کا جس را ستے پر وہ چلے گا اس میں تخریب زیادہ ہوگی اور
تعمیر کم ہو گی اور ایک اچھے خاندان کی اچھی قوم کا آدمی اچھے عقیدے کا
آدمی جب وہ اس جگہ پر چلے گا اس کے ذہن میں تعمیر ہو گی تخریب نہیں
عقیدہ اس لئے نہیں ہو تا کہ وہ اصل میں بھٹی میں پڑا ہو ا ہو تا ہے آدمی کے
بھٹی میں پڑا ہوا ہو نے کی وجہ سے چھوڑنااس کے لئے بہت مشکل ہوجا تا ہے
اب یہ جو صورت ہے کہ بھئی بہت سارے مسلمان ہندو ہو جا تے ہیں بہت سارے
ہندو مسلمان ہو جا تے ہیں بہت سارے مسلمان اپنا مذاہب چھوڑ کر عیسائی ہو
جا تے ہیں لا کھوں کی تعداد میں لا کھوں کی تعداد میں یہاں کو ئی پو چھنے والا
ہی کو ئی نہیں ہے گا ئوں کے گا ئوں قصبے کے قصبے اب ایک پتا نہیں کتنے لا کھ
مسلمان جو ہے وہ عیسائی ہو گئے ہیں اور تبلیغ کی ایجا زت عیسائی کو بھی
ہے تو ان کی تبلیغ کا جو طر یقہ ہے عیسا ئیوں میں وہ یہ ہے کہ ان کی خدمت
کر تے ہیں ان کی ذمہ داری کر تے ہیں ان کاعلاج کر تے ہیں ان کیب بچوں کو ریا
ضتیں دیتے ہیں ان کے بچوں کی تعلیمات کا انتظام کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں
ان کے اخلاق متا ثر ہو جا تے ہیں اور ما دی ضرورت پو ری ہو نے کی وجہ سے
وہ اسلام کو چھوڑ دیتا ہے تو یہ شعور تو بہت ہے کہ صاحب مسلمان تبلیغ کرو
ایثار کرو فلاح کر و لیکن یہی بھی کو ئی ایسی تنظیم سمجھ میں نہیں آئی جو یہ
تلاش کر ے کہ مسلمان کتنے عیسائی ہو گئے اب یہ ہے کہ ایک عیسائی مسلمان
کیوں ہو گیا اور ایک مسلمان عیسائی کیوں ہو گیا اس کی وجوہات یہ ہے کہ
جب کسی قوم کو کسی گر وہوں کو نظر انداز کر دیا جا یا ہے بحیثیت قوم کے

تومثلاً کو ئی کہتا ہے یہ چو ہدری صاحب ہیں یہ ما لک صاحب ہیں یہ سردار صاحب ہیں یہ جو چو ہدری صاحب ہیں ان کے پاس گھر بھی ہے ان کے پاس کھا نے کو بھی ہے ان کے پاس گاڑیاں بھی ہیں اور ہماری صورت یہ ہے کہ ہم ان ہی کے بھا ئی ہیں ان ہی طر ح پڑھتے ہیں ان ہی طر ح مسلمان ہیں لیکن ہماری حیثیت سے بھی بر تر ہے ہماری کو ئی حیثیت ہی نہیں بحیثیتِ مسلمان کے تو انہوں نے بچپن میں ہی ان کے والدین نے نس نس میں ہی یہ عقیدے کی کمزوری آجا تی ہے وہ کہتے ہیکہ اسلام جو ہے وہ مساوات کا اجر نہیں ہے بلکہ اسلام جو ہے وہ ایک معیاریِ مذہب ہے کہ جس کے پاس گا ڑیاں ہیں جس کے پاس بہت ساری زمینیں ہیں وہ معزیز ہے اور جس کے پا س کچھ نہیں ہے غر یب ہے تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ جو اس کے عقیدے میں جو استحام پیدا ہو تا ہے عقیدے میں اس میںکمزوری پیدا ہو جا تی ہے اور جب بھی وہ کمزوری کہیں سے ہو تی ہے وہ عقیدہ تو کہیں سے مستحکم ہو تا ہی نہیں ہے اس لئے آدمی ایک عقیدے کو چھوڑ کر دو سرے عقیدے میں چلا جا تا ہے ہےاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 116

Track 4

Time 23:34

٤۔ایک ہی وقت میں پیرو مرشد کے کئی مریدوں کو کیسے نظر آتے ہیں ؟

پیرو مر شد اللہ تعالیٰ کی عبا یتوں اور مہر با نیوں کی وجہ سے بارش کی طر ح ہو تا ہے بار ش جب بر ستی ہے تو لا کھوں درخت پہاڑ ٹیلے جانور ہر چیز جو ہے اس سے متا ثر ہو تی ہے اب جب کو ئی بندے اپنے مر شد کا تصور کر تا ہے تو پیرو مرشد کے اندرب سے روشنیاں نکلتی رہتی ہیں رو شنیاں سب کے اندر سے نکلتی ہیںاب یہ کو ئی پرو مر شد سے ہی نہیں نکلتی انسان بنا ہوا ہی رو شنی کا ہے یہ آج سمجھنامشکل نہیں تو دل خراب ہو جا تا ہے والخراب ہو جا تے ہیں تو اس میں وہ بیٹری لگا تے ہیں بیٹری چا رج ہو تی رہتی ہے اور دل چلتا رہتا ہے اور جب بیٹری چا رج نہیں ہو تی تو دل بن ہو جا تا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کو چلا نے والی جو چیزیں ہیں الیکٹرک سٹی ہے ویسے بھی آپ نے یہ دیکھا ہوگا محسوس کیا ہو گا جب آدمی ایک چھوٹے سے بچے کو اپنے سینے پر لٹا تا ہے یا سینے سے لگا تا ہے تو با قاعدہ بچے کے اندر سے لہریں نکل کر سینے میں جذب ہو تی ہو ئ ء نظر آتی ہیں اسی طر ح جب وہ ملتے ہیں تو وہاں بھی یہ محسوس ہو تا ہے کہ کو ئی چیز بیوی کے اندر سے نکل کر میاں کے اندر جذب

ہو رہی ہے اور کو ئی چیزمیاں کے اندر سے نکل کر میاں کے اندر جذب ہو رہی
ہے تو یہ جذبیت جو ہے یعنی لہریں یہ بیوی کے اندر سے شو ہر کے اندر اور شو
ہر کے اندر سے بیوی کے اندر جذب ہو رہی ہے یا چھوٹے بچے کی لہر یںجو ہم
محسوس کر تے ہیں تو یہ بھی ہمارے طر ف اشارہ ہے کہ انسان جو ہے وہ
بجلی کے علاوہ کچھ نہیں اس کو بھی اللہ ...کہ انسان زمین آسمان میں ہی
انسان بستے ہیں آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب بیوی ہے
تو الیکٹرک سٹی تو موجودہ دورمیں اتنے احساس کمرے بن گیئے ہیں ان کمرے
میں فو ٹو بھی لے لئے ہیں اور اس فو ٹو میںجلتے ہو ئے آغو شن ہے اور وہ اس
طرح نظر آتا ہے کہ انسان کے اندر محیط ہو جا تا ہے پو رے جسم کافو ٹو لیں گے
تو اس کی ہر حوالے نظر آتا ہے سج وک وہ اوراح کہتے ہیں اور ہمارے یہاںعربی
زبان میں جسم مثالی بھی کہا جا تا ہے اب یہ طے ہو گیا کہ انسان بجلی کے
علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس کے اندر سے بجلی چلتی رہتی ہے تو اب مثلاً یہ
نہیں رہاکہ سو آدمی اس کے شاگر د ہیں یا ہزار آدمی شا گرد ہیں جب کو ئی
مر ید رو حانی شا گر د اپنے پیرو مر شد کی طر ف توجہ ہو تا ہے تو دراصل اس
کے اندر سے جو رو شنیاں نکل رہی ہیں تو ان کی طر ف متوجہ ہو تا ہے اگر یہ
اب جنرئٹر سے متعلق جتنے بھی بلب ہیں سو ہیں ہزار ہیں تو آپ یوں کہے گے
کہ جنر یٹر جوہے استادہے اور بلب جو ہے ہیں اس کے شا گر د ہیں تو دو جنر
یٹر سے کثافت یا اند ھیرے رو شنی حاصل کر ے اب جنریٹر جیسے ہی جلے گا
ہزاروں بلب رو شن ہو جا ئیں گے اور جس بلب کے اندر رو شنی کی طر ف
متوجہ ہو نے کی صلا حیت ہو گی تو وہ نہیں چلے گا اب دیکھئے نہ بلب فیوز ہو
گیا تو یہ نہ دیکھئے نہ بلب کے ا ندر جو پیچھے سے صلا حیتط آرہی ہے اب کیوں
کہ بلب کے اندر روشنیونکوابہ یہ ہے کہ محسوس ہو تا ہے نہیںہو تا پھر بھی آپ
اس کی مثال دے سکتے ہیں کہ جنریٹر کی اگر کیپٹسی کھو گئی تو جنریٹر جلا دے
گالیکن اگر ڈیر ھ سو بلب اس کے ا ندر نو ٹ کیا جا ئیں تو اس کا امطلب ہے
جس طر ح جنریٹر سے نکلنے والی روشنی کو بلب اپنے اندر جمع کر کے اپنا مظا
ہر ہ کر تا ہے تو اسی طرح اصل جنریٹر کی ساکت اور صلا حیت سے زیادہ غو ر
پڑ جا تا ہے کیوں کہ جر یٹرچلنا بند ہو جا تا ہے تو اس کاصاف مطلب یہ ہے کہ
جنر یٹر نے اس بات کو محسوس کیا ہے تو یہی پیرومر شد کا معاملہ ہے کہ کو
ئی آدمی تصور کر تا ہے تو اس کو یہ محسوس ہو تا ہے کہ کو ئی آدمی اس کی
طرف متو جہ ہے پیرو مر شد تو عام آدمیوں سے اس کی حیثیت زیادہ ہو گی اور
اس نے محنت بھی کی قانون سے بھی واقف ہے اور اپنے پیرو مرشد کے ویسے بھی
اثر پڑ تا ہے ویسے بھی آپ دیکھئں گی ویسے بھی ایک ماں کو بچے یاد کر تا ہے تو
ماں کے اندر اس کا اثر پڑتا ہےہماں بچے کو یاد کر تی ہے اب مثلاً ماں یہاں ہے
آپ آپ چلے گے امریکہ لندن اب یہاں آپ کی والدہ نے آپ کو یاد کیا اور خدا
نخسواستہ کو ئی تکلیف ہے اور ذہنی مر کزیت ہے تو آپ پر یشان ہو جا ئیں گے
آپ بار بار آپ ماں کا خیال آئے گا بار بار ماں کا چہرہ سامنے آئے گا تو تو ماں سے

کیسے بھی فون کر یں گے تار بھیجیں گے اور ٹیلی فو ن پر جب آپ بات کر یں گے
تو آپ کو یہ پتا چلے گا کہ اماں جو ہیں بیمار ہیں تو اسی صورت سے بچے جب
کسی تکلیف میں مبتلا ہو جا تا ہے تو اس کا غیر اختیار ی طور پر غیر اختیار ی
طور پر آجاتا ہے اور ماں اس بچے کی پریشانی محسو س کر تی ہے بلکہ اتنا
زیادہ دبا ئو اس کے اوپر پڑ جا تا ہے۷ کہ وہ رونے لگتی ہے تو یہی صورت حال
بکر ی کی بھی ہے ،گا ئے کی بھی ہے ،بھنس کی بھی ہے بلی اپنے بچوں کو یاد کر
تی ہے بچے اپنے ماں کو یاد کر تے ہیں کیوں کہ جا نوروں میں یہ رو شنی کا تبا
دلہ ہو رہا ہے اور پیرو مر شد کا اس مریف اس کا دو ست متوجہ ہو تا ہے اب
علم کی دو صورتیں ہیں ا علم کی ایک صورت تو اجتماعی ہو تی ہے مثلاً اس
کے ایک ہزار شاگر د ہیتو ایک ہزار شاگر د اس کے ذہن میں ہیاور اس کو نظر
آرہی ہے اور وہ محسوس کر رہا ہے کہ اس کو کو ئی یاد کر رہا ہے اب وہ اتنا
زیادہ اس کی پر یکٹس ہو جا تی ہے کہ وہ اس کو درد بھی نہیں کر تااس لئے
کہ وہ تسلسل اس کے مثلاً بچے ہیں آپ کے گھر میں پانچ چھ بچے ہیں وہ ہر
وقت آپ کے سامنے رہتے ہیںآپ کو محسوس بھی نہیں ہو تا ہے کہ بچے سامنے
ہے یا نہیں وہ شور مچا تے ہیں لیکن اگر وہی بچے آپ کی نظر سے اجھل ہوجا
ئے پھر آپ کو اس کی فکر ہو جا ئے گی کہاں چلا گیا کیا ہو گیا تو پتا چلتا ہے وہ
کرم میں ہی تو آپ آرام سے بیٹھ جا تے ہیں لیکن کو ئی ایسی عجیب بات نہیں
ہیں کہ سو مر ید بیٹھے ہو ئے ہیں پیرو مرشد کیسے فیض پہنچا رہا ہے اب ٹی
وی کی مثال یہ ہے کہ ٹی وی اسٹیشن پر سے پرو گرام چلتے ہیں لا کھوں سیٹ
ٹی وی پر وگرام آرہے ہو تے ہیں تو جب مشین بھی مشین کے اندر لا کھوں تو
جب ایک مشین مثال کے طور پر وہ چیز ہے مشین تو انسان کی بنا ئی ہو ئی ہے
پیرو مرشد سے رو شنیاں نکلتی ہیںوہ منتقل ہو تی ہیں مرید میں چا ہے وہ
متوجہ ہو یا نہ ہو لیکن وہ متوجہ ہے اس میں یہ ہے کہ ان رو شنیوں کا جو دبا
ئو ہے رو شنیوں کی جو طا قت ہے اس کی آدمی معنوس ہو جا تا ہے اور جیسے
جیسے وہ معنوس ہو تا ہے اس کی ذہنی صلا حیت میں اضا فہ ہو تا ہے اور
ذہنی صلا حیت میں اضا فہ کے ساتھ ساتھ عام جو ہے حالات کی منتقلی ہے
لوگوں کی ،درختوں کی ،پر ندوں کی ،اسی طر ح ہٹ کے زیادہ خیالات ہو نگے ۔
اور کیسے کیسے خیالات دور ہو ں گے اس کی رو حانی ساکت بڑھتی ہیرو حانی
ساکت سے مراد یہ ہے کہ پیرو مرشد کی جو طر زفکر ہے اس طر زفکر سے اب
ہمارے یہاں بڑا شور ہوا کہ صاحب کسی نے کہا دو سال ہوگئے کسی کو پا نچ
سال ہو گئے کسی کو تین سال ہو گئے ہمیں کیا ملا ہمیں کیا ملا ہمیں کیا ملا تو
میں نے لوگوں کو بیٹھا یا اور بیٹھا کر بہت آرام سے پو چھا کہ بھئی تمہیں کتنے دن
ہو گئے کہ جی دو سال ہو گئے بھئی دو سال پہلے کی نزدگی تمہیں یا دہے تو بتا
ئو اب وہ یہ سو چو کہ دو سال پہلے تمہا رے خیا لات کس قسم کے تھے تمہا ری
طر فکر کس قسم کی تھی دو سال پہلے تمہیں کتنا سکون تھا یا نہیں تھا دو
سال کے اندر تمہارا سکون بڑھا یا کم ہوادو سال کے بعد تمہارے اللہ سے اللہ کے

رسول سے محبت ہو ئی محبت میں اضا فہ ہوا دو سال یا تین سال کے وقفے میں
تمہارے اندر جو دنیا کا لالچ تھا حسد تھاقامہ تھی ایک دو سرے کوغصے کر نے کا
جو تمہارے اندر جذبہ تھا اس میں کمی ہو ئی تو جتنے بھی لوگ سلسلے میں
داخل ہو ئے اور جتنے بھی لوگ شامل ہو ئے تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو ئے کہ
ہمارے اندر دو سال کے اندر ہمارے اندر تبدیلی ہو گئی تو جب میں نے ان سے کہا
کہ دو سال کے اندر تمہارے اندر تبدیلی ہو گئی جب کہ تم نے کچھ کیا بھی نلہیں
سبق بھی پو ری طر ح نہیں پڑھا جو سلسلے کے جو معاملات ہیں اس میں بھی
تم نے دلچسبی نہیں لی محض اتنا کہ تم نے یہ سو چا کہ ہامرا اس تعلق قائم ہو
گیا تو اس تعلق کی بنیاد پر جب خود تمہارے اندر تبدیلی ہو گئی تو اگر تم واقعی
ہی تم مراقبہ بھی کر تیہو تو پیرو مرشد کا فیض حاصل کر نے کا محبت کر نے
کا جانے کا جو منصب ہ بھی کر تے تو اس صلا حیت میں بھی تمہارے اندر سب
کچھ کیسے آتا ہایسے ہی آپ دیکھیں کہ ایک گھر ہے والدین لڑتے رہتے ہیں
حالانکہ والدین یہ چا ہتے ہیں کہ ہمارے بچے نہ لڑیں لیکن جب والدین کو بچے
لڑتے ہو ئے دیکھتے ہیں تو بچے بھی لا ملا لڑتے ہیں ماں با پ زور سے بات کر تے
ہیتو جب بچے زور سے بات کر تے ہیں تو ماں باپ ان کو ڈانتے ہیں کہ زور سے بو
لنا بری بات ہے لیکن ماں کی طر ز فکر ہے زیادہ اونچی بو لنے کی تو اس کے
باوجودوالدین بچے کو مارتے ہیں کہ تم زور سے نہیں بو لو تو بچے زور سے نہیں
بو لتے گر می ااگر پہ لو چل رہی ہے تو اس سے بھی آپ متا ثر ہو تے ہیں اور
اگر سردی ہے تو اس سے بھی آپ متا ثر ہو تے ہیں سب کا کہین آپ چلے جا ئیں
اس سے بھی آپ خوش ہو نگے اب آگ بڑک رہی ہے اس سے بھی آپ متا ثر ہوں
گے جہاں چیز ہر آدمی ہر مخلوق متا ثر ہے جو بھی اس کے اندر چیز ہے مثلاً آپ
کے اندر اور ہر آدمی جو آپ کے قریب ہو گا اس سے متا ثر ہو نگےبرف ہے اب
برف کے اندرٹھنڈک ہو تی تو برف کے پاس جا ئیں کتنا ہی آپ چا ہیکہ بر ف کی
جو سردی ہے وہ ہمیں محسوس ہو سکتا ہے دھو پ میں آپ کھڑے ہو جا ئیں
کتنا ہی آپ چا ہیں دھو پ آپ کو نہ لگے تو وہ یہ ممکن ہی نہیں ہے دھو پ
کی تپش سے آپ متا ثر ضرور ہوں گے ایسی آپ درکٹ کیے نیچے چلی جا ئیں
توصرف دس قدم کا فاصلہ ہے اور دس قدم کے بعد دھوپ ہے اور دس قدم پر
سایہ ہے تو دس قدم اتنا نمایاں فر ق پڑجا ئے گاکہ آدمی درخت کے نیچے سکون
ملے گا تو صرف دس قدم کا فاصلہ ماحول ایک ہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے
کہ آدمی کو تو درخت بھی متا ثر کر تی ہے آدمی کو تو ہوا بھی متا ثر کر تی ہے
آدمی کو تو مو سم بھی متاثر کر تا ہے تو ایک پیرو مرشد جس میں اللہ تعالیٰ
ایسا بھی ہو تا ہے کہ مر ید میں اور پیرو مر شد میںایک طر زفکر کا بہت بڑا
خلاء یعنی ایک بچہ ہے وہ رو حانیت کی با تیں کر کے روحانیت کے راستے پر جا تا
ہے لیکن اس کے ماحول میں بے یقینی ہے اس کے ماحول میں پر یشانی ہے اس
کے ماحول میں انتہائی درجے لالچ ہے تو ایسا بھی دیکھا گیا ہے وہ گھر کا ماحول
جو ہے اس بندے کی جتنی بھی جدو جہد ہو تی ہے کو شش اس کو کر نے کے کے

لئے اور با لآخر ایسا وقت آتا ہے کہ وہ اپنے پیرو مرشد سے رشتہ توڑ لیتا ہے ۔اس کی سمجھ میں ہی کچھ نہیں آتا کہ میں دیکھتا بھی ہوں میں آسمان کی سیر بھی کر تا ہوں میں نے زیارت بھی کی ہے لیکن اس کی با وجود ذہنی سکون کے جب کہ منشاء یہ دیکھنا نہیں ہے منشاء ذہنی سکون حاصل کر نا ہے تو وہ ذہنی سکون کے چکر میں اتنا زیادہ بے سکون ہو جا تا ہے با جود اس کے اتنا زیادہ بے سکون ہو جا تا ہے سلسلے کو چھوڑنا پڑتا ہے ایسے بہت سارے حضرات ہے اب یہ کہ ایسا کیسا ہو سکتا ہے کہ دیکھ بھا ل کر کے وہ سلسلے میں سے ہی نکل جا تا ہے اس کی مثال یہ ہے حضور پاکﷺ کے زمانے میں ابو جہل کی مثالیں ہیں ا ور دو سرے لوگوں کی مثالیں ہیں کہ وہ رات دن حضور پاکﷺ کی خدمت میں لگے ررہتے تھے رات دن حضور پاک ﷺ کی گفتگو بھی سنتے تھے وہ یہ بھی دیکھتے تھے کہ جو لوگ رسول اللہﷺ کی صحبت میں آگئیاور جن لوگوں نے رسول اللہﷺ کے لئے وہ با وجود اسکے کہ مالی اعتبار سے لیکن اس کے با وجود وہی جو طر ز فکر ان کے اندربے یقینی کی شک اور شبہ کی وہ رسول اللہﷺ کے قریب نہیں آئے ان کے اندر نور نبوت کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود تھی اورسارے حضور پاکﷺ اور ایسے لوگ جنہوں نھے شک و معجزے دیکھ لیا اور اس معجزے کو بھی انہوں نے یہ کہا یہ محمد اتنا بڑا جا دو گر ہے چا ند کے بھی دو ٹکڑے کر دئیے تو یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی کہ چاند پر جا دو کس طر ح ہو سکتا ہے اگر چا ند پر جا دو ہو گا تو زمین کی بیس پر ہو گا زمین کیوں کے ا ن کے اندر خاندا طر زفکر اتنی زیادہ غیر یقین ہے شقوق شبہات داخل ہیں کہ یقین کا کو ئی بھی حصہ ان کے اندر داخل نہیں ہے اور اب وہ معجزے دیکھنے کے بعد بھی وہ نہیں صرف مسلمان نہیں ہو ئے بالکل تو یہ کو ئی عجو بہ بات نہیں ہے کہ کیسے اتنے آدمی کو فیڈ کر دیتا ہے بھئی پرو مر شد اسے ہی اتنے آدمیوں کو فیڈ کر دیتا ہے جیسے بجلی گھر اب پیرو مر شد سے نکلنے والی لہریں اب چو نکہ لہریں نکل رہی ہیں اس لئے وہ لہروں کی طر ف متوجہ ہو تا ہے ۔
اختتام۔.